# وہ ذی قدر میرا بھی ہم نشیں رہا

عرفان احمد عمرانی

معروف دانشور اور محقق پروفیسر سید ذوالکفل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ میرے بچپن کے دوست اور کلاس فیلو تھے۔ وہ ۱۹۷۰ء کو حسنی حسینی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ وہ برصغیر کی آزادی کے سرخیل حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے، پروفیسر سید محمد وکیل شاہ کے لختِ جگر، سید محمد کفیل بخاری کے چھوٹے بھائی اور مجلس احرار اسلام کے امیر مرکزیہ پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری کے داماد تھے۔ اُنھوں نے ایک ایسے علمی، ادبی اور مذہبی گھرانے میں آنکھ کھولی کہ جہاں ہمہ وقت دین و دانش کا چرچا تھا۔ آپ نے اپنے بڑے ماموں جانشین امیر شریعت مولانا سید ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہ کر علم و ادب میں بلند مقام حاصل کرلیا۔ بڑے بڑے لوگ آپ سے تعلق رکھنے اور آپ سے کچھ حاصل کرنے میں اپنی خوش بختی سمجھتے تھے تعلیم سے فراغت کے بعد ملتان میں ایم اے انگلش کے پروفیسر تعینات ہوئے۔ اسی دوران عرب کے شہر املج میں قائم سرکاری سکول بطور انگلش استاد تعیناتی ہوگئی۔ تقریباً چھے سال املج میں رہنے کے بعد گزشتہ سال جامعہ ام القریٰ مکہ مکرمہ میں تعیناتی ہوگئی جس پر آپ بہت خوش تھے۔ املج قیام کے دوران آپ کی بہت خواہش تھی کہ سعودی عرب میں مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ میں ہی رہنا چاہیے اللہ پاک نے آپ کی یہ خواہش بھی پوری کردی۔ جامعہ خیر المدارس کے احاطہ میں جب آپ کی رہائش گاہ تھی تو روز کا ملنا معمول تھا۔ جب ہم کم عمری میں تھے تو خیر المدارس میں ہی کھیلا کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ۱۹۸۵ء میں جامعہ خیر المدارس کے جلسہ میں مجھے جب سند ملی تو سب سے پہلے انھوں نے گلاب کے پھولوں کا ہار پہنایا اور مبارکباد دی۔ وہ ۲ سال قبل روزنامہ ''اسلام'' کے دفتر آئے اور مجھے دیکھ کر بہت خوشی کا اظہار کیا اور میرا دل بڑھانے کی باتیں کرتے رہے۔ بخاری صاحب نے مجھے عوامی مسائل کی خبروں کو نمایاں کوریج دینے، مظلوم، متاثرین کی فریادیں بھی لازمی شائع کرنے کی تلقین کی۔

شاہ جی بڑے قلم کار تھے ان کا قلم ادب، صحافت کے میدان کا شہ سوار تھا آپ کی تحریروں میں اسلام کی سربلندی کے لیے تڑپ نظر آتی تھی۔ موجودہ حالات میں وہ پاکستان کی سلامتی کے حوالے سے فکر مند نظر آتے تھے۔ آپ اسلام کے سچے فرزند اور سچے پاکستانی تھے۔ ۳ ماہ قبل جب وہ پاکستان آئے ہوئے تھے تو شرف ملاقات کے لیے سادات نگر دار بنی ہاشم جا پہنچا، دونوں شاہ جی برادران نے مجھ غریب کو عزت و تکریم سے نوازا چند گھڑی کی صحبت ملی اس دوران حالات پر بھی دردمندانہ تبصرہ کیا۔

ایک ایسا نوجوان جو چھوٹی سی عمر میں مکہ مکرمہ کے عظیم ادارے ام القریٰ یونیورسٹی کا پروفیسر بن گیا۔ مذہبی اور سید گھرانے کا چشم و چراغ اندرون ملک تو کیا عرب کی سرزمین میں بھی سب کی آنکھوں کا تارا بن گیا۔ نہ جانے کتنے لوگوں کا روحانی باپ تھا کتنے نوجوانوں کو تدریس کے ذریعے سیدھی راہ دکھائی۔ اردو، عربی کے علاوہ انگریزی میں بھی نوجوانوں کو معاشرے کا بہترین فرد بننے کے گر سکھائے۔ اور پھر ۱۵/نومبر کو سب کو روتا ہوا چھوڑ کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ شاہ جی کی تمام باتیں ہمیشہ یاد رہیں گی اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرمائے۔ آمین (روزنامہ اسلام ملتان ۲۱/نومبر ۲۰۰۹ء)